علامہ احسان اور آمریت

تحریر = ثناء اللہ کمبوہ، فیصل آباد

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نام تھا ایک تاریخ کا، ایک تحریک کا کہ جس نے ایسے دور میں ظلم کے خلاف آواز اٹھائی جب وطن عزیز میں آمر حکمرانوں کی آمریت عروج کو تھی، ہر طرف تیغ و خنجر کا دور دورا تھا، ظلم و بربریت کا بازار گرم تھا، منبر و محراب خاموش تھے۔ پورے ملک کی فضا میں کشیدگی اور گھٹن کا سکوت طاری تھا اور کسی کو اس سکوت کے توڑنے کی جرات نہ ہوتی تھی ایسے میں شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمتہ اللہ علیہ سیاست کے میدان میں قدم رنجہ ہوئے۔ اور پھر علامہ صاحب نے آمریت کی خوب "خبر گیری" کی جس سے آمر حکمرانوں کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ علامہ صاحب کی آواز میں بڑا درد اور رعب تھا جو ایک بار تقریر سن لیتا پھر ان کا معتقد ہوئے بغیر نہ رہتا۔ علامہ صاحب کی حق گوئی اور شعلہ نوائی سے کمزور دل لوگوں کو بڑا حوصلہ ملتا تھا۔ بھٹو کے دور حکومت میں جب تحریک نظام مصطفیٰ چلی تو اس تحریک میں علامہ صاحب نے اہلحدیث کی طرف سے اپنا تاریخی کردار ادا کیا اور اپنے پرجوش خطابات اور تقریروں سے تحریک کے اندر ایک نئی روح پھونک دی۔ جب تحریک نظام مصطفیٰ کے سلسلے میں لاہور میں جلوس نکالا گیا جس کی قیادت علامہ صاحب کے سپرد تھی۔ ایسے میں جب جلوس مال روڈ پر پہنچا تو پولیس نے سرخ رنگ کی لائن کھینچ دی اور کہا کہ اگر کسی نے لائن کراس کی تو اسے گولی مار دی جائے گی۔ ایسے میں دوسری جماعتوں کے بڑے بڑے لیڈر جو اپنے اپنے قافلے کی قیادت کر رہے تھے پیچھے ہٹنے لگے تو علامہ شہید نے اپنے گریبان کے بٹن کھولتے ہوئے کہا میں اس لائن کو کراس کرتا ہوں اگر ہمت ہے تو اس سینے میں گولی مارو۔ ہم نے آگے بڑھنا سیکھا ہے پیچھے ہٹنا نہیں۔ اور پھر کسی کو جرات نہ ہوئی کہ جلوس کو روک سکے اور یوں علامہ صاحب نے جرات و بہادری سے جلوس کو منزل مقصود تک پہنچایا۔ ان کی اس بیباکی اور بہادری سے اپنے تو کیا بیگانے بھی عش عش کر اٹھے۔ علامہ صاحب نے بھٹو کے بعد نفاق و تضاد کے پیکر ضیاء الحق کی آمریت کو جس جرات و بہادری سے للکارا اور تمام تر مصائب و مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود میدان سیاست میں جمہوریت کی بحالی کے لئے جو چومکھی لڑائی لڑی وہ تاریخ کا اہم باب ہے۔

ضیاء الحق کے دور حکومت میں چند نام نہاد اہلحدیث حکومت کی ثناء خوانی میں پیش پیش رہے اور انہوں نے اس ظالم بدبخت حکمران کی "ثنا خوانی" سے اپنے اسلاف کی تاریخ کو داغدار کیا ہے اور آج بھی باقیات ضیاء سے حقیر مفادات کے عوض جماعت کو بیچ کر کھا رہے ہیں اور اوپر سے اس بدبخت